تحقیق و تنقید

جناب ابوجیب (کراچی)

اہلحدیث کا امتیاز صحیح تعبیر دین ہے، فرقہ بندی نہیں!

حضرت آدم ؑ سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ کا دین اسلام ہی رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے ماننے والوں کا نام مسلمان رکھا ہے (اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ــــ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ) لیکن اس ارشاد کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اس دین کے نام لیواؤں کو کسی اور وصفی نام سے پکارنا منع ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث میں مختلف مناسبتوں سے انبیاء ؑ اور ان کی امتوں کو دوسرے ناموں سے بھی پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ زیر نظر مضمون سے واضح ہوگا۔ ان شاء اللہ

اگرچہ یہ بھی درست ہے کہ اسلام میں علاقائی، نسلی، لسانی، پیشہ اور فرقہ وارانہ تعصبات سے روکا گیا ہے، لیکن قرآنِ مجید کے علاوہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صہیب رومیؓ، طفیل دوسیؓ، سلمان فارسیؓ اور ابوطیبۃ الحجامؓ صحابہ کے نام معروف تھے۔ اسی طرح ایسے مذہبی نام، جو غیر رسول اللہ کی زلف گیری اور رواجی رسومات کا مظہر ہوں، قطعی پسندیدہ نہیں! لیکن جن ناموں سے اعلیٰ دینی اقدار کی بحالی اور فتنوں سے خلاصی کی نشاندہی ہوتی ہو، ان کی تحسین سے انکار کرنا بھی مشکل ہے۔ اہل سنت اور اہلحدیث اسی قسم کے نام ہیں۔ یہاں کتاب اللہ کی مکمل اور واحد تعبیر، سنتِ رسول اللہؐ سے تمسک اور اس کے اسوۂ حسنہ ہونے کا اعلان ہے کسی غلط عقیدت کا اظہار نہیں۔ لہٰذا اس نام کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے مسجدوں میں سے بیت الحرام اور بیت المقدس وغیرہ کی! ــ ان دونوں میں مسجد ہونے کے علاوہ ان کے اوصاف کا بھی بیان ہے ورنہ اصل نام تو دونوں کا مسجد ہے۔ لہٰذا دینی اداروں اور تنظیموں کو خصوصی اہمیت اور اعلیٰ مقاصد کے اظہار کے لئے اگر کسی اور نام سے بھی موسوم کیا جائے تو کوئی حرج نہیں خواہ وہ بعد میں ان کا امتیازی نام ہی بن جائے۔

کراچی میں ایک گروپ نے اگر "اہل حدیث" نام چھوڑ کر اپنا نام "جماعت المسلمین" رکھ لیا ہے تو اس سے فرقہ واریت کا مسئلہ حل نہیں ہو گیا۔ کیونکہ عملاً یہاں دھڑے بندی ہو رہی ہے اگر انہیں بعض اہلحدیث میں کوئی ایسی کمی محسوس ہوئی ہو کہ وہ اہل حدیث کہلانے کے باوجود فرقہ وارانہ رجحانات کا شکار ہو گئے ہوں، تو کوشش یہ کرنی چاہیئے تھی کہ انہیں سنت و حدیث کے ذریعہ فرقہ بندی کی جکڑ سے نکالنے کی دعوت دیتے، جو اختلاف و انتشار

کا اصل اور واحد حل ہے۔ ورنہ اب "جماعت المسلمین" نام رکھ کر آدم سے لے کر تاقیامت مسلمانوں کو اس فرقے کا رکن نہیں بنایا جاسکتا اور یہ محض طفل تسلی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو کتاب اللہ پر عمل پیرا ہو کر سنت رسولؐ پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

نجات کا دارومدار نام پر نہیں، عمل پر ہے۔ آج وہ لوگ جو رفع الیدین کرتے اور آمین بالجہر کہتے ہیں، عموماً ان کو وہابی کہہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ ایک بالکل کھلی حقیقت ہے کہ ان لوگوں کا نہ نجد سے کوئی تعلق ہے نہ محمدؒ بن عبدالوہاب سے۔ بلکہ اکثر لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ لوگ مقلد حنبلی ہیں، جب کہ ہمارے ہندوپاک میں اونچی آمین کہنے والے غیر مقلد ہیں۔ ان کی مثال بالکل اسی طرح ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگ صابی کہتے تھے۔ حالانکہ صابی ایک لامذہب فرقہ تھا، جو ستاروں وغیرہ کی پوجا کرتا تھا۔ اور یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صابی کہتے ہی اس لیے تھے کہ بقول مشرکین مکہ، آپؐ نے ان کا اور ان کے باپ دادوں کا طریقہ چھوڑ کر ایک نیا طریقہ جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کے اس قول کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ کہتے کو تو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کچھ کہو، لیکن مدارِ نجات نام نہیں، بلکہ عمل ہے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" (البقرۃ: ۶۲)

"بے شک وہ لوگ جو مومن ہوں اور وہ جو یہودی عیسائی اور صابی ہوں، جو بھی اللہ پر ایمان لائے اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے عمل کرے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس اجر ہوں گے اور انہیں کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔"

آج جو لوگ اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں، اگرچہ یہ نام بڑا پیارا اندازِ فکر دیتا ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور جماعتِ صحابہؓ کے پیروکار ہیں۔ لیکن اگر اسی نام کو عملاً بھی اپنایا جائے اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہؓ کے اس مسلک کو اپنایا جائے جس پر ان کا اجماع ہو تو میرا خیال ہے، آج ان پر کسی کو انگشت نمائی کی جرأت

نہ ہوتی۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ آج اہلِ سنّت کہلانے والے ہی عملاً و اعتقاداً، ظاہراً و باطناً سب سے زیادہ سنّت کے مخالفت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لیے اہلِ سنّت کہلانے میں نجات نہیں، بلکہ سنّتِ رسولؐ کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے میں نجات ہے۔

آج کراچی کے چند حضرات اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ صرف "مسلم" کہلانا چاہیئے۔ کچھ اور لوگ ہیں جو کہتے ہیں، صرف "حزب اللہ" کہلانا چاہیئے۔ اگر یہ بات صرف نام اور کہلانے کی حد تک محدود رہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص عملاً ان لوگوں کا ہمنوا بھی ہو، اعتقاد و اعمال وغیرہ سب باتوں میں ان سے مکمل اتفاق رکھتا ہو، سنّت پر عمل میں بھی کوئی فرق نہ ہو لیکن صرف ایک نام کے اختلاف کی وجہ سے یہ لوگ اس سے اتنا سخت بائیکاٹ کریں کہ اس کے پیچھے نمازیں پڑھنا ترک کردیں، اس سے سلام و کلام بند کردیں، اس کی مسجد میں اس کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی ممنوع قرار دیں، دوسرے لفظوں میں اس کے ساتھ بالکل کافروں کا سا سلوک کریں۔ اور اپنے آپ کو "مسلم" کہلا کر صرف نام کی حد تک اختلاف رکھنے والوں کو غیر مسلم یعنی کافر قرار دیں، تو میرے نزدیک یہ ایک ظلم اور صریح ظلم ہے۔ اختلاف تو صرف نام کا ہے ورنہ عمل میں ایک سرِمو بھی فرق نہیں۔ اور صرف نام کے اختلاف کی وجہ سے اگر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کو تو شاید اللہ تعالیٰ بھی معاف نہ فرمائیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان میں جب خامیاں، کمزوریاں اور عملی کوتاہیاں آجاتی ہیں اور تبلیغِ دین کا صحیح جذبہ اور ولولہ ختم ہوجاتا ہے تو اس وقت وہ غلو فی الدین جیسی مبغوض فضولیات میں اپنا وقت، پیسہ اور دماغ برباد کرنے لگ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل چیز اخلاص، للّٰہیت اور سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہے اور بس۔ نام تو صرف تشخص و تعارف اور دوسروں سے اپنے تئیں ممتاز کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ نیز ان سے مسمّٰی حضرات کی صفات، عقیدت، اور وابستگی و ربط کا اظہار ہوتا ہے۔ فقط یہ اسماء وجہِ قرب ہرگز نہیں ہیں۔ اس لیے ایک گروہ و جماعت کو متعدد اوصاف کی بناء پر متعدد ناموں سے موسوم و ملقب کیا جاسکتا اور پکارا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت اور وجہِ ممانعت نہیں ہے۔ بلکہ بعض مواقع پر کثرتِ اسماء مسمّٰی کے شرف و منزلت پر دلالت کناں ہوتی ہے —— عند العرب:

"كَثْرَةُ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰى شَرَفِ الْمُسَمّٰى وَفَضْلِهٖ وَمَجْدِهٖ"

مثلاً اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء گرامی۔ وغیرہ!

چنانچہ قرآنِ مجید میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اُمتوں کو ان کے اوصاف کی بناء پر متعدد طبقوں اور ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل آئندہ آ رہی ہے۔

کراچی شہر میں چند افراد نے یہ دعوٰی کیا ہے کہ اپنے آپ کو صرف "مسلم" یا "مسلمین" ہی کہلایا جا سکتا ہے۔ اور دوسرے کسی بھی نام سے اپنے آپ کو موسوم، یا لقب سے ملقب کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے ایک دو پمفلٹ بھی شائع کئے ہیں۔ جن میں قرآنِ مجید کی ان آیات کو پیش کیا ہے جہاں کسی نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور اس کے متبعین کے متعلق مسلم یا مسلمین کا لفظ آیا ہے۔ اس میں انہوں نے دیانتداری سے کام ہرگز نہیں لیا بلکہ اہلِ ہوا کی طرح صرف اپنے مطلب برآری کے لیے آیات کو بطورِ استشہاد پیش کیا ہے۔ کیونکہ جس نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور اس کے متبعین کو مسلم یا مسلمین کہا گیا ہے، انہی کو قرآن مجید ہی میں دوسرے القابات سے بھی ملقب کیا گیا ہے، پھر ان القابات سے پکارا جانا کیوں ناجائز ہو گیا اور ایسی آیات کا کیوں ذکر نہ کیا گیا؟

تمام کلمہ گویانِ اسلام اوّلین اپنے آپ کو مسلم یا مسلمین کہتے ہیں، لکھتے ہیں، کہلواتے ہیں۔ اس لقب سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے، کیونکہ دینِ اسلام میں داخل ہونے کا یہی ظاہری دروازہ ہے، تاہم اس کے بعد ان مسلمین کو دوسرے اوصاف سے متصف ہونے کی وجہ سے دیگر اسماء سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

اسلام اور ایمان، یہ دونوں لفظ عموماً ایک دوسرے کے مترادف استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن بعض مواقع پر اسلام سے ظاہری اعمال اور ایمان سے اعتقادی اعمال مراد ہوتے ہیں۔ فتح الباری میں ہے:

"وَالْحَقُّ اَنَّ بَيْنَهُمَا عُمُوْمًا وَّخُصُوْصًا فَكُلُّ مُؤْمِنٍ مُّسْلِمٌ وَلَيْسَ كُلُّ مُسْلِمٍ مُّؤْمِنًا"

(فتح الباری ج ۱ صـ ۱۲۲)

یعنی "حق بات یہ ہے کہ دونوں لفظوں میں عموم و خصوص کی نسبت ہے۔ ہر مومن، مسلم (ضرور) ہے، لیکن ہر مسلم لازماً مومن نہیں ہوتا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ - الاٰية!" (الحجرات: ۱۴)

یعنی "اعرابیوں نے کہا کہ" ہم ایمان لے آئے "۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے، "تم ایمان نہیں لائے اِس لیے کہو کہ" ہم اسلام لے آئے (مسلمین ہو گئے) "۔ کیونکہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔"

کراچی کے ان دعوے داروں نے سب سے اوّل حضرت نوحؑ کے متعلق یہ آیت پیش کی ہے :

" وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ " (یونس : ۷۲)

"اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں مسلمین (فرمانبرداروں) میں رہوں!"

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کے متعلق ہی دوسرے مقام پہ یوں بھی فرمایا :

" اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ "

(الصّافات : ۸۱)

"بیشک وہ ہمارے "مومنین" بندوں میں سے تھے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپؑ "مومن" بھی پکارے گئے۔ نہ کہ صرف مسلم! ــــ جیسا کہ ان حضرات نے یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے! ــــ اب نوحؑ کے متبعین کو دیکھئے، قرآن مجید نے سورۃ الشعراء، آیت ۱۱۴ میں ان کو "مومنین" کے لقب سے ملقب کیا ہے :

" وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ "

"(نوحؑ نے فرمایا) میں "مومنین" (ایمانداروں) کو دُور کرنے والا نہیں ہوں!"

اسی سورہ کی آیت ۱۱۸ میں ہے، نوحؑ نے دُعا کی :

" فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ "

"(اے اللہ) آپ میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ کر دیجئے، اور مجھے اور "مومنین" کو، جو میرے ساتھ ہیں، بچا لیجئے!"

حضرت نوحؑ کے ان ایماندار ساتھیوں کو قرآن مجید میں "اصحاب السفینۃ" کا نام بھی دیا گیا ہے ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

" فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ ۔ الآیۃ! " (العنکبوت : ۱۵)

"ہم نے نوحؑ کو اور "اصحاب سفینہ" (کشتی والوں) کو نجات دی!"

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن مجید میں بہت سے اوصاف سے متصف کیا گیا ہے ـــــ تفصیل ملاحظہ ہو :

۱- امام :

"قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا - الاٰیۃ!" (البقرۃ : ۱۲۴)

"(اللہ رب العزت نے فرمایا، اے ابراہیمؑ) ہم آپ کو لوگوں کا "امام" بنا دیں گے!"

۲- صالح :

"وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ" (البقرۃ : ۱۳۰)

"اور آخرت میں بھی وہ (ابراہیمؑ) "صالحین" میں سے ہوں گے!"

۳،۴- حنیف (جو یکسو اللہ کا ہو اور اللہ ہی کے ہیے رہے) مسلم :

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا - الاٰیۃ!"

(البقرۃ : ۱۳۵)

"کہہ دیجئے، بلکہ ہم ابراہیم "حنیفؑ" کی ملت اختیار کئے ہوئے ہیں!

...... وَلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا - الاٰیۃ! (آل عمران : ۶۷)

"لیکن وہ (ابراہیمؑ) "حنیف، مسلم" تھے!

"فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا - الاٰیۃ!" (آل عمران : ۹۵)

"پس ابراہیم "حنیفؑ" کی ملت کی اتباع کرو!"

ـــــ وغیرھا من الاٰیات!

۵- خلیل (جس کے تن من پر اللہ کی محبت چھائی ہو) :

"وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا" (النساء : ۱۲۵)

"اور اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا "خلیل" بنایا ہے"

۶،۷- اواہ، حلیم :

"اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ"

(التوبۃ : ۱۱۴)

"ابراہیمؑ "اواہ حلیم" (بڑے نرم دل اور متحمل) تھے۔"

۸، ۹۔ امّت، قانت:

"اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا۔ الآیۃ!"

(النحل: ۱۲۰)

"بیشک ابراہیمؑ "امت" (لوگوں کے) امام (اور) خدا کے لیے "قانت" (فرمانبردار) تھے جو حنیف تھے۔"

۱۰۔ شاکر:

"شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ۔ الآیۃ!" (النحل: ۱۲۱)

"اللہ کی نعمتوں پر "شاکر" تھے۔"

۱۱۔ صدیق (حق و صداقت کے پابند):

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۥ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔"

(مریم: ۴۱)

"اور کتاب میں ابراہیمؑ کو یاد کیجئے، بیشک وہ "صدیق" پیغمبر تھے۔"

ان کے علاوہ کچھ اور اوصاف بھی مذکور ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملّتِ ابراہیمؑ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، وہاں خصوصی طور پر "حنیف" کا ذکر ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

"قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا۔ الآیۃ!" (البقرۃ: ۱۳۵)

"آپؐ فرما دیجئے (ہم یہودی یا نصرانی نہیں بنیں گے،) بلکہ ابراہیم "حنیف" کی ملّت اختیار کریں گے!"

نیز فرمایا:

"ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا۔ الآیۃ!"

(النحل: ۱۲۳)

"پھر ہم نے آپؐ کی طرف وحی کی کہ ملّتِ ابراہیم "حنیف" کی اتباع کیجئے!"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ۔" (مسند احمد ص ۲۶۶/۵ طبع بیروت)

کہ "مجھے حنیفیہ سمحہ (یک طرفہ آسان دین) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے!"

جس سے معلوم ہو گیا کہ صرف ایک لفظ "مسلم" کو بطورِ استدلال اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنا اور باقی کو چھوڑ دینا انصاف نہیں ہے اور نہ ہی دیانتدارانہ تحقیق!

—— حضرت ابراہیم کے متبعین کے متعلق قرآنِ مجید میں "مُسلِمُون" اور "مومنین" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ" (البقرۃ: ۱۳۲)

"(ابراہیم اور یعقوب نے بھی، اپنے بیٹوں کو یہی وصیت فرمائی کہ) ......

...... مرنا تو "مسلمان" ہی مرنا"

اس سے اگلی آیت میں فرمایا:

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ "

"(یعقوب کے بیٹوں نے اقرار کیا کہ) ہم اسی (اللہ) کے لیے "مسلمون" (فرمانبردار) ہیں!"

سورۂ ابراہیم آیت ۴۱ میں ہے، ابراہیم نے دعا کی:

"رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ"

"اے ہمارے پروردگار، میری، میرے ماں باپ اور "مومنین" کی حساب (کتاب) کے دن مغفرت فرمائیے گا!"

—— حضرت موسیٰ کے متبعین کے متعلق درج ذیل نام قرآنِ مجید میں موجود ہیں:

۱۔ یہود:

"وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ —— الآیة!" (البقرۃ: ۱۱۳)

"اور "یہود" نے کہا...!"

"وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ - الآیة!" (البقرۃ: ۱۲۰)

"(اے نبی!) "یہود" آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے ....!"

—— وغیرھا من الاٰیات!

ٖ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار اور ماننے والے تو مسلمان ہی تھے، البتہ یہود ان خصوصی دین کے حاملین کو کہتے ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب، مگر من گھڑت تعلیمات کی بناء پر صرف اپنے جنتی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ وضاحت اس لیے ضروری ہے کہ یہود سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی پیروکار نہیں ہیں۔ (ادارہ)

۲۔ بنی اسرائیل :

"یَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ۔ الآیۃ!" (البقرۃ : ۴۷)

"اے "بنی اسرائیل"، اپنے اوپر میری نعمتیں یاد کرو ۔ ۔ ۔ ۔ !"

—— وغیرھا من الآیات!

۳۔ مسلمین :

"رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ۔" (الاعراف : ۱۲۶)

"(موسیٰؑ کے مقابل آنے والے جادوگروں نے بالآخر کہا) ۔ ۔ ۔ ۔

"اے ہمارے رب، ہم پر صبر واستقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں (مارنا ہو تو) "مسلمان" ہی مارلیو!"

سورۃ قصص آیت ۵۳ میں بھی موسیٰؑ کے متبعین کو "مسلمین" ہی کا نام دیا گیا ہے۔

۴۔ اہلِ کتاب :

"قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ۔ الآیۃ!" (آل عمران : ۶۴)

"اے "اہلِ کتاب" جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں تسلیم کی گئی ہے، اس کی طرف آؤ!"

—— وغیرھا من الآیات!

۵۔ اصحابِ موسیٰؑ :

"فَلَمَّا تَرَآءَ الۡجَمۡعٰنِ قَالَ اَصۡحٰبُ مُوۡسٰۤی اِنَّا لَمُدۡرَکُوۡنَ۔" (الشعراء : ۶۱)

"جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے آئیں تو اصحابِ موسیٰؑ" کہنے لگے، ہم تو پکڑ لیے گئے!"

۶۔ اہل الذکر :

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" (النحل: ۴۳)

تھوڑے سے اختلافِ الفاظ کے ساتھ یہی آیت سورۃ الانبیاء میں بھی ہے (ملاحظہ ہو، آیت: ۷)

"اور ہم نے آپؐ سے پہلے مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا، جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے، اگر تم لوگ نہیں جانتے تو "اہل الذکر" (اہلِ کتاب) سے پوچھ لو!"

' سورۂ نساء آیت ۴۷ میں انہیں "اصحاب السبت" کا نام بھی دیا گیا ہے ——— جبکہ خود موسیٰؑ کے متعلق ارشاد ہوا:

"فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ"

(الاعراف: ۱۴۳)

"جب موسیٰؑ کو افاقہ ہوا تو کہنے لگے، تیری ذات پاک ہے میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں "مؤمنین" میں سب سے اول ہوں"

——— حضرت عیسیٰؑ کے متبعین کو قرآنِ کریم میں درج ذیل نام دیئے گئے ہیں:

۱، ۲، ۳ ——— حواریون، انصار اللہ، مسلمون:

"فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ"

(آل عمران: ۵۲)

"جب عیسیٰؑ نے ان کی طرف سے نافرمانی دیکھی تو کہنے لگے، "کوئی ہے جو خدا کا طرفدار اور میرا مددگار ہو؟" "حواری" بولے، ہم "انصار اللہ" ہیں۔ اور آپ گواہ رہیئے کہ ہم "مسلمون" (فرمانبردار) ہیں"

——— وغیرها من الآیات!

۴۔ نصارٰی:

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى - الآیة!"

"بیشک ایمان والے، یہودی یا نصارٰی"... !"

ۃ یہود کی طرح نصارٰی بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی پیروکاروں (بقیہ برصفحہ آئندہ)

—— وغیرها من الآیات!

۵۔ اہل الانجیل :

" وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ الآیۃ!"

(المائدۃ : ۴۷)

"اور "اہل انجیل" کو چاہیئے کہ جو احکام اللہ رب العزت نے اس میں نازل فرمائے ہیں، ان کے مطابق حکم دیا کریں"

۶۔ اہل الذکر :

(النحل آیت ۴۳، الانبیاء آیت ۷۔ کما سبق)

۷۔ اہل کتاب :

" يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۔ الآیۃ" (آل عمران : ۶۵)

"اے "اہل کتاب"، تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ توراۃ اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟"

۸۔ مؤمنین :

" إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ" (آل عمران : ۴۹)

"(عیسیٰؑ نے اپنے معجزات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا) اگر تم "مومنین" ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے!"

—— حضرت لوطؑ کے متبعین کو بھی "مومنین" اور "مسلمین" کے القاب دیئے گئے ہیں :

"فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" (الذاریات : ۳۵)

"وہاں جتنے "مومنین" تھے، انہیں ہم نے نکال لیا"

"فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ"

(الذاریات : ۳۶)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ قرار دے کر ان کی پرستش شروع کردی۔ اور نصاریٰ کے نام کو وہ اپنے لیے پسند بھی کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر ان کا یہ نام ذکر فرمایا ہے۔ (ادارہ)

"اور ہم نے اس میں ایک گھر کے سوا "مسلمین" کا کوئی گھر نہ پایا!"

واضح رہے کہ نام نہاد جماعت المسلمین کے پمفلٹ میں صرف آیت ۳۶ کا ذکر ہے لیکن اس سے پہلی آیت ۳۵ سے دانستہ اغماض کیا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ رب العزت نے ان کو پہلے مؤمنین کہا، بعد میں مسلمین! — "أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ الآية!" (البقرۃ : ۸۵)

— جبکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے لیے مؤمنین کے لفظ سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے — مسلمون کا لفظ بھی ان کے لیے بارہا استعمال ہوا ہے۔ مثلاً سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

"قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ..... وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝" (آیت: ۱۳۶)

"کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور اس چیز کے ساتھ جو ہماری طرف اتاری گئی ...... اور ہم اسی (اللہ) کے لیے "مسلمون" (فرمانبردار) ہیں!"

سورۃ الصف میں ان کو انصار اللہ بھی کہا گیا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ - الآية!"

"اے ایمان والو، "انصار اللہ" بن جاؤ!" (آیت:۱۴)

— اور سورۃ مجادلہ میں حزب اللہ بھی:

"أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝" (آیت ۲۲)

"خبردار، "حزب اللہ" (اللہ کا لشکر) ہی فلاح پانے والا ہے!"

— صحابہ کرامؓ کی دو جماعتوں کے لیے مہاجرین وانصار کے لقب کا ذکر بھی ہوا ہے:

"وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ - الآية" (التوبۃ : ۱۰۰)

"اور جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے پہلے (ایمان لائے)، "مہاجرین" میں سے بھی اور "انصار" میں سے بھی، اور جنہوں نے احسان کے ساتھ ان کی اتباع کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے!"

"لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ - الآية!" (التوبة: ۱۱۷)

"بیشک خدا نے پیغمبرؐ پر مہربانی کی اور "مہاجرین وانصار" پر بھی، جو مشکل گھڑی میں آپؐ کے متبع رہے!"

پھر احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین کے لیے اہل قرآن کا نام بھی استعمال ہُوا ہے — ملاحظہ ہو:

"يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا؟" "اے اہل قرآن وتر کیا کرو!"

(سنن النسائی ص ۱۹۹/۱ طبع سلفیہ لاہور)

—جبکہ ائمہ دین کے ہاں اصحاب الحدیث - اہل الحدیث، اہل السنۃ والجماعۃ کی اصطلاحات بکثرت استعمال ہوئی ہیں۔ اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین کے مختلف نام ہیں — لیکن اگر کوئی گروہ اپنا نام بہتر سے بہتر رکھ لے، مثلاً کوئی جماعت اپنا نام "مؤمنین" رکھ لیتی ہے، اس لیے کہ قرآن مجید میں مؤمنین کی بہت تعریف آئی ہے۔ تاہم اس کا عقیدہ وعمل قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے، تو محض نام "مومنین" رکھ لینے سے یہ جماعت، جماعتِ حقہ یا جماعتِ ناجیہ نہیں بن سکتی — علاوہ ازیں قرآن مجید میں ہے:

"وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ"

(یوسف: ۱۰۶)

یعنی "اکثر لوگ ایمان کے دعوے کے باوجود مشرک ہیں"

— اہل حدیث کا عقیدہ وعمل وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا — صحابہ کرامؓ جس راہ پر چلے، تابعین وتبع تابعین نے جس راہ کو اختیار کیا، اہلحدیث کی راہ بھی وہی ہے کسی شخص کی انفرادی رائے یا اجتہاد اہل حدیث کے لیے قطعاً دلیل وحجت نہیں ہے، نہ ہی کسی کی عملی کوتاہی یا غلطی کو اس کے سامنے بطور سند یا بطورِ طعن پیش کیا جا سکتا ہے!

لفظ اہلحدیث کا معنیٰ:

اہل کا معنیٰ ہے، مالک — صاحب — والا یا والے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے قول و فعل اور اس کام کو، جو آپؐ کے سامنے کسی صحابیؓ نے کیا ہو اور آپؐ نے اس کا انکار نہ کیا ہو، بلکہ تصویب فرمائی ہو یا سکوت اختیار کیا ہو، اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے ــــــ جبکہ قرآن مجید کو بھی اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر حدیث کا نام دیا ہے ــ یہ مقامات ملاحظہ ہوں :

۱۔ "فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۔" (الکہف : ۶)

"(اے پیغمبرؐ) اگر یہ لوگ اس "حدیث" (قرآن پاک) پر ایمان نہ لائیں، تو شاید آپؐ رنج کر کر کے اپنے تئیں ہلاک کر دیں گے؟"

۲۔ "فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ۔" (الجاثیہ : ۶)

"(یہ لوگ) اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے ؟
(یعنی انہیں اللہ تعالیٰ اور اسی "حدیث" (قرآن مجید) پر ایمان لانا چاہیئے)۔"

۳۔ " فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۔" (الطور : ۳۴)

"اگر یہ سچے ہیں تو ایسی "حدیث" (کلام) بنا تو لائیں۔"

۴۔ " اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۔" (النجم : ۵۹)

"(کیا تم اس "حدیث" (کلام، قرآن مجید) سے تعجب کرتے ہو؟"

۵۔ "اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۔ الآیۃ" (الزمر : ۲۳)

"خدا نے "احسن الحدیث" (نہایت اچھی باتیں) نازل فرمائی ہیں۔ کتاب ــ (جس کی آیتیں باہم) ملتی جلتی (ہیں) اور دوہرائی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں (اسے سن کر) ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں!"

۶۔ "فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ۔ الآیۃ!" (القلم : ۴۴)

"مجھے اس "حدیث" (کلام) کے جھٹلانے والوں سے سمجھ لینے دو!"

۷۔ "فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۔" (المرسلات : ۵۰)

"اب اس "حدیث" (قرآن) کے بعد یہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟"

ــــــ وغیرہا من الاٰیات!

گویا قرآن مجید بھی حدیث ہے، اور حدیثِ رسول اللہ بھی حدیث! ــــــ اور اہل کا معنیٰ ہے

صاحب، مالک، والا یا والے! —— لہٰذا اہلحدیث کا معنیٰ ہوا مالکِ حدیث، صاحبِ حدیث حدیث والے، یعنی قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ پر عمل کرنے والے اور اعتقاد رکھنے والے[۱]!

—— خود قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے متبعین کو "مسلمون" کہا گیا ہے اور پھر انہی مسلمون کو ان کی کتاب انجیل کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے:

"وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ - الآية"

(المائدۃ: ۴۷)

"اہل انجیل کو چاہیے کہ بما انزل اللہ (انجیل ہی) کے مطابق فیصلے کریں!"

لہٰذا اہلحدیث کہلانے والے کتاب و سنت کو ماننے والے بھی ہیں، مسلمون بھی ہیں، مومنین بھی!

تمام نبیوں کے اُمتی مُسلمین ہیں:

جتنے انبیاءؑ سابقین ہوئے ان کے متبعین کو بھی مسلم ہی کہا گیا ہے۔ اگر آج موسیٰ علیہ السلام کے اُمتی اپنے کو مسلم کہلانا شروع کر دیں یا جس طرح قادیانی اپنے آپ کو مسلم جماعت کہلاتے ہیں یا جس طرح حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، شیعہ وغیرہ حتیٰ کہ بابی اور بہائی بھی اپنے آپ کو مسلم کہلاتے ہیں، تو خدارا آپ خود ہی غور فرمائیں کہ آپ ان سے اپنے آپ کو ممتاز کس طرح کریں گے؟

بہاولپور کی عدالت میں ایک دفعہ حنفی و اہلحدیث میں مناظرہ ہوا۔ اہلحدیثوں کی طرف سے حافظ عبدالقادر روپڑی مقرر تھے۔ حنفی مقرر نے شرائط طے کرتے ہوئے کہا کہ "مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت و اہلحدیث"۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ "اہل سنت میں شیعوں کے سوا سب گروہ شامل ہیں، مثلاً حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اہلحدیث۔ اس لیے ان سے وضاحت فرمالیں کہ یہ کون سے اہل سنت ہیں؟" تو جج صاحب کے پوچھنے پر انہوں نے کہا "حنفی اہل سنت"! پھر حضرت حافظ صاحب نے فرمایا "ایک اور وضاحت فرمالیں کہ حنفی بھی دو قسم

---

[۱] لغوی طور پر اہلحدیث کی طرف سے یہ وضاحت درست ہے لیکن دو قدیم فقہی مکاتب فکر اہل الحدیث اور اہل الرائے میں سے اہلحدیث کا نام اس وجہ سے اہلحدیث نہیں تھا، یا اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں اہلحدیث قرآن کو بھی ماننے کی بناء پر اہلحدیث نہیں کہلواتے۔ بلکہ اہلحدیث وہ لوگ ہیں جو اسلام میں کسی مخصوص فقہ کے تعصب کے قائل نہیں —— قرآن مجید کی تعبیر و تبیین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں اور سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا ہی باعث نجات سمجھتے ہیں۔ (ادارہ)

کے ہیں۔ بریلوی اور دیو بندی۔ یہ کون سے اہل سنت ہیں؟" تو انہوں نے کہا کہ "بریلوی حنفی اہلسنت"۔
یہ سارا واقعہ لکھنے کا میرا مدعا یہ ہے کہ امتیازی نام بطور علامت کہلانے میں کوئی قباحت نہیں۔
اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمین اہل انجیل کی جماعت کو فرمایا:

"وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ - الآیۃ!" (المائدہ: ۴۷)

کہ "اہل انجیل کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کے مطابق فیصلے کریں"

اس لیے انجیل ماننے والے مسلمین کو اہل الانجیل کہہ لینا کوئی کفر کی بات نہیں ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ آج کے دور میں تشتت و افتراق کوئی کارنامہ نہیں ہے، بلکہ اتفاق و اتحاد کارنامہ ہے۔ آج شیعی رہنما آیت اللہ خمینی نے اپنے شیعوں کو اہل سنت کے مطابق حج کرنے کو کہا ہے تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ معمولی معمولی باتوں پر افتراق کرتے کرتے اپنے کو ختم کرنا کوئی عقلمندی نہیں ہے[1]۔ آج غیر مسلم کفار کے مقابلہ میں تمام اسلامی فرقوں کو متفق و متحد ہو کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔

عیسائی کہتے ہیں کہ ہمارے عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے قتل کیا۔ اور یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰؑ کو قتل کیا۔ مدعی اور مدعا علیہ دونوں اس قتل پر متفق ہیں اور قتل کے اقرار کے باوجود، مقتول کے ورثاء، ان (قاتلین کے ورثاء) سے ملنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صرف مسلمان کو ختم کرنے کے لیے! لیکن آج مسلمان ہیں جو خود مسلمانوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دینا چاہتے ہیں۔

اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں جو کسی سے اختلاف کر کے نکلا ہو (جیسے جماعت المسلمین نے اہلحدیث سے اختلاف کر کے الگ جماعت بنائی ہے) بلکہ اصل خالص بے آمیز اسلام، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شکل و صورت میں لے کر آئے تھے، اس کے حاملین و عاملین افراد اور معتقدین کو اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ ان کا امام، امام الانبیاءؑ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کا دین اسلام، قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے۔ یہی عقیدہ و نظریہ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ دینؒ کا رہا ہے

---

[1] یہ سب باتیں بطور تقیہ کے ہیں، کسی خوش فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ (ادارہ)

اور اسی عقیدہ کے حاملین، عاملین ہر دور اور تمام اسلامی قلمرو میں اسی نام "اہلحدیث" سے پائے جاتے رہے ہیں۔

صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کا اپنے کو اہلحدیث کہنا:

۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضؓ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَأَى الشَّبَابَ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ فِي الْمَجْلِسِ وَاَنْ نُفَهِّمَكُمُ الْحَدِيْثَ فَاِنَّكُمْ خُلُوْفُنَا وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا" (شرف اصحاب الحدیث ص ۲۱)

یعنی "ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جب کسی نوجوان طالب حدیث کو دیکھتے تو فرماتے، "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تمہیں مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تمہارے لیے اپنی مجلس کشادہ کریں اور تم کو حدیث سمجھائیں۔ تم ہمارے نائبین ہو اور ہمارے بعد تم اہلحدیث ہو"

ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے تھے۔

اہلحدیث کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت یہ تھی:

"سَيَأْتِيْكُمْ شُبَّانٌ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَطْلُبُوْنَ الْحَدِيْثَ فَاِذَا جَآءُوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا"

یعنی "تمہارے پاس زمین کے اطراف سے نوجوان لوگ حدیث طلب کرتے کے لیے آئیں گے، جب تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک اور خیر خواہی کرنا"

(۲) ابوبکر بن ابی داؤدؒ فرماتے ہیں:

"كُنْتُ اَجْمَعُ مُسْنَدَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضؓ فَرَأَيْتُهٗ فِي النَّوْمِ وَ اَنَا بِاِصْبَهَانَ فَقَالَ لِیْ: اَنَا اَوَّلُ صَاحِبِ حَدِيْثٍ فِي الدُّنْيَا وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ حَدِيْثٍ عَلٰى اَنَّهٗ اَكْثَرُ الصَّحَابَةِ

حَدِيثًا۔" (الاصابہ ص۲۰۴ طبع مصر)

یعنی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثوں کو جمع کر رہا تھا تو میں نے اصبہان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا میں دنیا میں پہلا اہلحدیث تھا۔"

۳۔ امام شعبیؒ المتوفی ۱۰۳ھ جلیل القدر تابعی ہیں۔ فرماتے ہیں:

"لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا حَدَّثْتُ إِلَّا بِمَا أُجْمِعَ عَلَيْهِ أَهْلُ حَدِيثٍ۔" (تذکرۃ الحفاظ ص۸۲)

یعنی اگر میں پہلے معلوم کر لیتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں صرف وہی حدیثیں بیان کرتا جن پر اہل حدیث کا اجماع ہے۔

۴۔ ابو منصور عبد القاہر بن طاہر بغدادیؒ اپنی کتاب اصول الدین ص۱۷ پر رقمطراز ہیں:

"بَيَانُ هٰذَا وَاضِحٌ فِي أَنَّ ثُغُورَ الرُّومِ وَالْجَزِيرَةِ وَالشَّامِ وَآذَرْبَائِيجَانَ كُلَّ أَهْلِهَا كَانُوا عَلَى مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَكَذٰلِكَ ثُغُورُ الْأَفْرِيقِيَّةِ وَأَنْدَلُسَ وَكُلُّ ثَغْرٍ وَرَاءَ بَحْرِ الْمَغْرِبِ كُلُّ أَهْلِهَا كَانُوا مِنْ أَهْلِ حَدِيثٍ وَكَذٰلِكَ ثُغُورُ الْيَمَنِ عَلَى سَاحِلِ الزَّنْجِ كَانَ أَهْلُهَا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔"

یعنی یہ واضح امر ہے کہ روم، جزیرہ، شام، آذربائیجان اور اسی طرح افریقہ، اندلس کی سرحدوں کے رہنے والے اور بحر مغرب کے وراء کے باشندے تمام کے تمام اہلحدیث تھے۔ یہ تمام علاقے پہلی صدی ہجری میں فتح ہو جاتے ہیں آذربائیجان ۲۲ھ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح کیا۔ اور شام، دمشق ۱۴ھ میں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو فتح کیا۔ اور اقلیم اندلس کو طارقؒ بن زیاد نے ۹۲ھ میں اور اقلیم افریقہ کو عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے ۲۷ھ میں فتح کیا۔ اندازہ کیجئے اس وقت سوائے اہلحدیث نام کے کوئی دوسرا نام نہیں تھا جس کو مسلین اپنے اوپر بطور لقب اطلاق کرتے ہوں۔

۵۔ امام زہریؒ جلیل القدر تابعی اور جامع حدیث ہیں۔ تقریباً ۸۰ھ میں عبدالملک بن مروان کے پاس گئے، جب وہاں سے آنے لگے تو عبدالملک نے امام زہریؒ کو مخاطب کرکے فرمایا:

"اَنْتُمْ یَا اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ" (تذکرہ ص ۱۰۸ ج ۱)

یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا زمانہ ہے۔ وہ سب اہلحدیث ہی کہلاتے تھے۔ دیگر نسبتیں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، عرصہ دراز کے بعد ایجاد کی گئی ہیں۔

۶۔ حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مَذْهَبٌ قَدِيْمٌ مَعْرُوْفٌ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمَالِكًا وَالشَّافِعِيَّ وَاَحْمَدَ فَاِنَّهٗ مَذْهَبُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ تَلَقَّوْهُ عَنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (منهاج السنة ص ۲۵۶ ج ۱)

یعنی" اہل سنت وجماعت کا مذہب امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کی پیدائش سے پہلے مشہور ومعروف ہے۔ اور یہی صحابہ کرامؓ کا مذہب ہے، جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے"

لہٰذا اگر مسلمین کے علاوہ اہلحدیث کا لقب گوارا نہیں، تو ان تمام مسلمین کے متعلق کیا فتویٰ ہوگا جو آج تک اہلحدیث کہلاتے رہے ہیں؟ مثلاً امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب ترمذی شریف میں دوسرے شخصی فقہی مسلکوں کے مقابلے میں اہلحدیث یعنی اس خالص مسلک کو بھی پیش کیا ہے جو اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے علاوہ کسی طرف منسوب نہیں کرنا چاہتے۔ تو بقول شما وہ نعوذ باللہ مسلمان نہ رہے اور جماعت مسلمین سے خارج ہوگئے؟ کیونکہ امام ترمذیؒ نے ترمذی شریف میں جگہ جگہ اہلحدیث کا ذکر کیا ہے۔ معاذ اللہ، اگر یہ سب اہلحدیث مسلمان نہ تھے تو پھر آج دنیا میں کوئی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

خلفائے راشدینؓ میں سے آج تک کسی کو امیر المسلمین نہیں کہا گیا بلکہ امیر المومنین کہا گیا ہے۔ اگر یہ اتنا ہی اہم مسئلہ ہوتا تو پھر سابقہ لوگ بھی اس کے متعلق کچھ لکھتے جب کہ کسی کتاب میں بھی آج تک اتنا سخت فتویٰ نہیں دیا گیا۔

البتہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کوشش کی تھی کہ فروعات کے اختلاف کو زیادہ ہوا نہ دی جائے اور فرعیات کی وجہ سے کسی پر فتویٰ نہ لگایا جائے

"چاروں مذہب برحق" کا جملہ ان ہی کی اختراع تھی اور مقصد یہ تھا کہ ہندوستان کے رفع الیدین نہ کرنے والے، کرنے والوں پر فتویٰ بازی نہ کریں تاکہ اختلافات کی خلیج کم ہو۔

ہمارے تجربہ کی بات یہ بھی ہے کہ جب بھی کبھی اتفاق و اتحاد کا سلسلہ کسی تحریک کی وجہ سے معرضِ وجود میں آیا تو اہلحدیثوں کو ہی فائدہ ہوا۔ کیونکہ انہیں قریب ہو کر دیکھنے کا لوگوں کو جس قدر موقع ملتا ہے، اسی قدر جلد وہ ان سے متاثر ہو کر اہلحدیث ہو جاتے ہیں!

شعر و ادب

جناب عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

خزاں کے ہاتھ میں جامِ بہار دیکھیں گے!

سب اہلِ حشر انہیں اشکبار دیکھیں گے
سروں پر جن کے گناہوں کے بار دیکھیں گے

نہ جانے حالِ دلِ بے قرار کیا ہوگا
نظر کے سامنے جب کوئے یار دیکھیں گے؟

فرازِ دار پہ کتنا حسیں سماں ہوگا
ہم اپنے آپ کو جب زیبِ دار دیکھیں گے

کسے خبر تھی سرِ راہ اہلِ شرم و حیا،
ادائے شرم و حیا تار تار دیکھیں گے!

عمل جو ہوتے ہیں اہلِ جہاں سے چھپ چھپ کے
کل اہلِ حشر انھیں آشکار دیکھیں گے

بیاں ہوا ہے جو قرآں میں سب کا سب حق ہے
جو سن رہے ہیں وہ روزِ شمار دیکھیں گے

ہمارے دیدہ و دل فرشِ راہ رہنے دو
کبھی تو اُن کو سرِ رہ گزار دیکھیں گے

وُہ دل جو مرضیٔ مولا پہ ہو گئے راضی
خزاں کے ہاتھ میں جامِ بہار دیکھیں گے

بوقتِ نفخۂ اولیٰ سب اہلِ ارض و سماء
زمیں سے تا بفلک انتشار دیکھیں گے

ہزار بار اسے روکیں گے عزم و ہمت سے
کوئی بھی کام جو ہم ناگوار دیکھیں گے

ڈرا رہے ہیں جو راہِ وفا کی سختی سے
وُہ ہر قدم پہ ہمیں کامگار دیکھیں گے

حجابِ زندگیٔ مستعار اٹھتے ہی
مآلِ زندگیٔ مستعار دیکھیں گے

عمل کثیر ہیں جن کے مگر ریا آلود
انہیں وُہ حشر میں مثلِ غبار دیکھیں گے

جو آج ڈرتے ہیں شامِ سیاہ سے عاجزؔ
وُہ کیسے قبر کا تاریک غار دیکھیں گے؟